إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَإِذَا
سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ
وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ
بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

حقیقت یہ ہے کہ اس بات سے نبی کو تکلیف پہنچتی ہے، اور وہ تم سے (کہتے ہوئے) شرماتے ہیں، اور اللہ حق بات میں کسی سے نہیں شرماتا۔ اور جب تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔(۴۵) یہ طریقہ تمہارے دلوں کو بھی اور اُن کے دلوں کو بھی زیادہ پاکیزہ رکھنے کا ذریعہ ہوگا۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد اُن کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بڑی سنگین بات ہے۔ ﴿۵۳﴾ چاہے تم کوئی بات ظاہر کرو، یا اُسے چھپاؤ، اللہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھنے والا ہے۔ ﴿۵۴﴾

تھا، اس لئے اس آیت میں آپ کے گھروں کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے، لیکن ان آیتوں کے احکام عام ہیں۔ ادب یہ سکھایا گیا ہے کہ اوّل تو کسی کے گھر میں بلا اجازت جانا منع ہے۔ دُوسرے اگر کسی نے کھانے کی دعوت کی ہے تو کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے جس سے میزبان کو تکلیف ہو، چنانچہ کھانے کے وقت سے بہت پہلے جا پہنچنا یا کھانے کے بعد دیر تک اس طرح بیٹھے رہنا جس سے میزبان کی آزادی میں خلل آئے، اسلامی تہذیب کے خلاف ہے۔

(۴۵) اسلامی معاشرت کا یہ دُوسرا اہم حکم ہے، اور اس کے ذریعے خواتین کے لئے پردہ واجب کیا گیا ہے۔ یہاں اگرچہ براہِ راست خطاب ازواجِ مطہرات کو ہے، لیکن حکم عام ہے جیسا کہ آگے آیت نمبر ۵۹ میں اس کی صراحت آرہی ہے۔

﴿وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ﴾ مجرور معطوف على ناظرين أو منصوب أي لا تدخلوها مستأنسين وقيل تقديره ولا تمكثوا مستأنسين فهو عطف جملة على جملة نهوا أن يطيلوا الجلوس يستأنس بعضهم ببعض، لأجل حديث يحدثه به ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ﴾ اللبث ﴿كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ﴾ لتضييق المنزل عليه وعلى أهله واشتغاله بما لا يعنيه تعليل لما سبق ﴿فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ﴾ ولا يخرجكم عطف على الجملة الاسمية السابقة ﴿وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾ عطف أو حال أو معترضة أي لا يترك الله تأديبكم حياء فإن التأديب حق، وقال البيضاوي يعني إخراجكم حق فينبغي أن لا يترك حياء كما لا يترك الله الحق فيأمركم بالخروج ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ﴾ أي نساء النبي ﷺ لدلالة بيوت النبي عليهن لأن فيها نساؤه ﴿مَتَاعًا﴾ أي شيئاً ينتفع به استعارة أو استيهاباً أو ردًّا للعارية ﴿فَاسْأَلُوهُنَّ﴾ المتاع ﴿مِن وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ أي الستر الجملة الشرطية معطوفة على قوله ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ﴾ قال البغوي فبعد آية الحجاب لم يكن لأحد أن ينظر إلى امرأة من نساء رسول الله ﷺ متنقبة كانت أو غير متنقبة ﴿ذَٰلِكُمْ﴾ أي السؤال من وراء الحجاب ﴿أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾ من الخواطر الشيطانية الجملة تعليل لما سبق.

أخرج ابن أبي حاتم عن ابن زيد قال بلغ النبي ﷺ أن رجلاً يقول لو توفي النبي ﷺ تزوجتُ فلانة من بعده فنزلت ﴿وَمَا كَانَ﴾ أي ما صح ﴿لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ﴾ أي تفعلوا ما يكرهه ﴿وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ﴾ أي من بعد وفاته أو فراقه ﴿أَبَدًا﴾ وأخرج ابن أبي حاتم عن ابن عباس قال نزلت في رجل همّ أن يتزوج بعض نساء النبي ﷺ بعده، قال سفيان ذكر أنها عائشة وأخرج عن السدي قال بلغنا أن طلحة بن عبيد الله قال أيحجبنا محمد عن بنات عمنا ويتزوج نساءنا من بعدنا لئن حدث به حدث لنتزوجن نساءه من بعده فنزلت هذه الآية، وأخرج ابن سعد عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال نزلت في طلحة بن عبيد الله لأنه قال إذا توفي رسول الله ﷺ تزوجتُ عائشة، وأخرج جويبر عن ابن عباس أن رجلاً أتى بعض أزواج النبي ﷺ فكلمها وهو ابن عمها فقال النبي ﷺ لا تقومن هذا المقام بعد يومك هذا فقال يا رسول الله إنها ابنة عمي والله ما قلتُ لها منكراً ولا قالت لي، قال النبي ﷺ قد عرفتُ ذلك إنّه ليس أحدٌ أغيرُ من الله وإنّه ليس أحد أغير مني فمضى فقال يمنعني من كلام ابنة عمي لأتزوجها من بعده، فأنزل الله تعالى هذه الآية، قال ابن عباس فأعتق ذلك الرجل رقبة وحمل عشرة أبعرة في سبيل الله وحج ماشياً توبة من كلمته، قال البغوي روى معمر عن الزهري أن العالية بنت ظبيان التي طلقها النبي ﷺ تزوجت رجلاً وولدت له وذلك قبل تحريم أزواج النبي ﷺ على الناس قال البيضاوي خصصت التي لم يدخل بها النبي ﷺ، روي أن الأشعث بن قيس تزوج المستعيذة في أيام عمر رضي الله عنه فهمّ عمر برجمها فأخبر أنه ﷺ فارقها قبل أن يمسها فتركه من غير نكير ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا﴾ أي ذنباً عظيماً قلتُ وجاز أن يكون ذلك لأجل أن النبي ﷺ حيٌّ في قبره ولذلك لم يورث ولم يتأيم أزواجه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: من صلّى عليّ عند قبري سمعتُه ومن صلّى عليّ نائياً أبلغتُه رواه البيهقي

التفسير المظهري

تأليف

الشيخ القاضي محمد ثناء الله
العثماني الحنفي المظهري آلپاني پتي
المتوفى ١٢٢٥هـ

وضع حواشيه وخرّج آياته وأحاديثه
إبراهيم شمس الدين

الجزء الخامس

المحتوى:
من أول سورة الحج - إلى آخر سورة الأحزاب

مكتبة فاروقية
خيابر ماركيت كوئٹه

◆ ۱ **صحابہ کرام کو آداب النبی کی تعلیم** | یعنی بدون حکم و اجازت کے دعوت میں مت جاؤ اور جب تک بلائیں نہیں پہلے سے جا کر نہ جمو کہ وہاں بیٹھ کر انتظار کرنا پڑے۔ اور گھر والوں کے کام کاج میں حرج واقع ہو۔

◆ ۲ یعنی کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھر کا رستہ لینا چاہیئے۔ وہاں مجلس جمانے سے میزبان اور دوسرے مکان والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ یہ باتیں گو نبی کے مکانوں کے متعلق فرمائی ہیں۔ کیونکہ شان نزول کا تعلق ان ہی سے تھا مگر مقصود ایک عام ادب سکھلانا ہے۔ یہ دعوت کسی کے یہاں کھانا کھانے کی غرض سے جا بیٹھنا یا طفیلی بن کر جانا یا کھانے سے پہلے یا بعد مجلس جمانا، یا فارغ ہونے کے بعد گپ شپ لڑانا درست نہیں۔

◆ ۳ **آپکا حلم و حیا** | یعنی آپ حیا کی وجہ سے اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرتے ہیں، خاطر کی وجہ سے صاف نہیں فرماتے کہ اٹھ جاؤ مجھے کلفت ہوتی ہے۔ یہ تو آپ کے اخلاق اور مروت کی بات ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو تمہاری تادیب و اصلاح میں کیا چیز مانع ہو سکتی ہے۔ اس نے بہر حال پیغمبر ہی کی زبان سے اپنے احکام سنا دیئے۔

◆ ۴ **صحابہ کرام کو پردے کا حکم** | حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ "یہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ادب سکھلائے۔ کبھی کھانے کو حضرت کے گھر میں جمع ہوتے تو پیچھے باتیں کرنے لگ جاتے۔ حضرت کو مکان آرام کا وہی تھا۔ شرم سے نہ فرماتے کہ اٹھ جاؤ۔ ان کے واسطے اللہ نے فرما دیا۔ اور اس آیت میں حکم ہوا پردہ کا کہ مرد حضرت کی ازواج کے سامنے نہ جائیں کوئی چیز مانگنی ہو تو وہ بھی پردہ کے پیچھے سے مانگیں۔ اس میں جانبین کے دل ستھرے اور صاف رہتے ہیں اور شیطانی وساوس کا استیصال ہو جاتا ہے۔

◆ ۵ **ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں** | یعنی کافر و منافق ہو چاہیں بکتے پھریں اور ایذا رسانی کریں، مومنین جو اہل دین کی روش میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہائی راستبازی اور پاکبازی کو معلوم کر چکے ہیں، انہیں لائق نہیں کہ حضور کی حیات میں یا وفات کے بعد کوئی بات ایسی کہیں یا کریں جو خفیف سے خفیف درجہ میں آپ کی ایذا کا سبب بن جائے۔ لازم ہے کہ مومنین اپنے محبوب و مقدس پیغمبر کی عظمت شان کو ہمیشہ مرعی رکھیں۔ مبادا غفلت یا تساہل سے کوئی تکلیف دہ حرکت صادر ہو جائے اور وبال آخرت کا سر پر اٹھانا پڑے۔ ان تکلیف دہ حرکات میں سے ایک بہت سخت اور اہم یہ بات ہے کہ کوئی شخص ازواج مطہرات سے آپ کے بعد نکاح کرنا چاہے یا ایسے ناپاک ارادہ کا حضور کی موجودگی میں اظہار کرے۔ ظاہر ہے کہ ازواج مطہرات کی خصوصیت حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کی وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ روحانی حیثیت سے وہ تمام مومنین کی محترم مائیں قرار دی گئیں۔ کیا کسی امتی کے عقد نکاح میں آنے کے بعد ان کا یہ احترام محفوظ رہ سکتا ہے؟ یا آپ کے بعد وہ نئی بیویاں بن کر تعلیم و تبلیغ دین کی اس اعلیٰ غرض کو آزادی کے ساتھ پورا کر سکتی ہیں جس کے لئے نبی کی حقیقت شناس قدرت نے نبی کی زوجیت کے لئے ان کو چنا تھا۔ اور کیا کوئی پرلے درجہ کا بے حس و بے شعور انسان بھی باور کر سکتا ہے کہ سید البشر امام المتقین اور پیکر خلق عظیم کی خدمت میں عمر گزارنے والی خاتون ایک لمحہ کے لئے بھی کسی دوسری جگہ رہ کر حقیقی مسرت و سکون حاصل کرنے کی امید رکھ سکے گی۔ خصوصاً جبکہ معلوم ہو چکا ہے کہ یہ وہ منتخب خواتین تھیں جن کے سامنے دنیا و آخرت کے دو راستوں میں سے ایک راستہ انتخاب کے لئے پیش کیا گیا تو انہوں نے بڑی خوشی اور آزادی سے دنیا کے عیش و بہار پر لات مار کر اللہ و رسول کی خوشنودی اور آخرت کا راستہ اختیار کر لینے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ تاریخ بتلاتی ہے کہ حضور کی وفات کے بعد جیسے عدیم النظیر زہد و ورع اور صبر و توکل کے ساتھ ان مقدس خواتین نے عبادت الٰہی میں اپنی زندگیاں گذاریں اور دین کی اشاعت اور اسلامی خدمات کے لئے اپنے کو وقف کئے رہیں، ان میں سے کسی ایک کو کبھی بھول کر بھی دنیا کی لذتوں کا خیال نہیں آیا، اور کیسے آ سکتا تھا جبکہ پہلے ہی حق تعالیٰ نے "یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔" فرما کر ان کے تزکیہ و تطہیر کی کفالت فرما دی تھی۔

رضی اللّٰہ عنھن وارضاھن وجعلنا ممن یعظمھن حق تعظیمھن فوق ما تعظم امھاتنا التی ولدننا۔ آمین الٰہی

[illegible]

تفسیرِ عثمانی



پارہ ۲۱ تا ۳۰

ترجمہ: شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر: شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

اضافۂ عنوانات و تسہیل

جناب محمد ولی رازی صاحب

دارالاشاعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ ہیمدان کمترین خلائق محمد قاسم عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین جس کی ہیمدانی پر اس کی پریشانی و بے سروسامانی اور اس کے کمترین خلائق ہونے پر اس کی ناشائستگی اور نادانی گواہ ہے قدر شناسان کلام ربانی جن کیبان نکات آیات سے ترقی ایمانی اور محبان نبی کی خدمت میں جن کو شرح کمالات محمدی کا سے شادمانی ہو عرض پرداز ہے چند سال گذرے کہ حسب ایمائے بعض بزرگان واجب الاطاعت شیعوں کے جواب لکھتا تھا اثناء تحریر جواب طعن فدک میں منجانب اللہ یوں خیال میں گذرا کہ اگر حکم میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عام اور حدیث لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ کو موضوع اور غلط کہا جائے تو یہ دعوے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو زبان زد خاص و عام اہل اسلام ہے خود بخود باطل ہو جائے گا۔ اور اس دعویٰ کا منقوض ہونا منکروں کے کام آئے گا۔

الغرض آپ کی حیات حدیث مذکور کی مصدق اور حدیث مذکور دعویٰ حیات کی مؤید نظر آئی۔ اور اس وجہ سے علماء اہل السنۃ کی حقانیت اور خوش فہمی کا یقین ہوا بوقت تحریر مذکورہ اتنے ہی لکھنے کا اتفاق ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلہ کشوں کے عزلت گزین ہیں جیسے ان کا مال قابل اجرائے حکم میراث نہیں ہوتا ایسے ہی آپ کا مال بھی محل توریث نہیں بعد اتمام تحریر مذکورہ چند سال تحریر

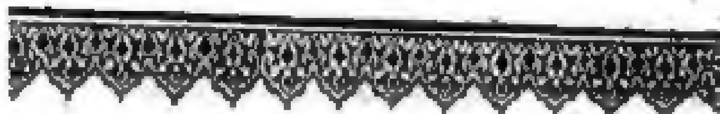
در اثبات حیات بابرکات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات

آبِ حیات

تالیف

حجۃ الاسلام آیۃ من آیات اللہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی

نور اللہ مرقدہ المتوفی ۱۲۹۷ھ



ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

معراجات تو حدیث "لا نورث" کی مصدق اور یہ حدیث ان دونوں کے ماخذ کی مؤید ہوگی۔)

غرض اگر حدیث "لا نورث" جیسے اہل حق کے نزدیک حجت ہے مطابق ہے مخالف دعویٰ کے لئے بھی بوجہ تائید مذکورہ کس قدر بجا گزرا ہے۔ علاوہ بریں یہ ایک حدیث اگر شیعوں کو مسلم نہیں تو دو بھی اور ایسی موجود ہیں اور آیتیں ہیں کہ نہ میراث کی آیتوں کے مخالف دکھلاوے اور آیت کے معارض ابھر پائیں۔ جو در بارہ اثبات حیات مؤید ان میں سے ایک تو وہ روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے جیتے جی میری زیارت کی۔ اہل فہم پر روشن ہوگا کہ غرض اس کلام سے تسکین خاطر محزون مشتاقان دیدار سرور دین ہے جو کم نصیبی سے آپ کی زیارت سے محروم رہے موانع خارجی کے باعث آنے نہ پائے یا آپ کے بعد اس عالم میں آئے سو تسکین جب ہی متصور ہے کہ آپ زندہ ہوں۔ بحیات ایمانی کہ ملاقات میں پردہ ہی کافی ہے۔ آنکھوں سے نہ دیکھا نہ سہی بعد دفن مکتوم کر جانا جیسے تھے باوجود محرومی دیدار یوں خیال کر سکتے کہ دیدار سے محروم رہے دوسرے وہ روایت جس کا یہ مضمون ہے کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر جفا کی۔

تیسرے وہ روایتیں جن سے انبیاء کا قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

چوتھے وہ روایت جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بالخصوص قبر میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔

پانچویں معراج کی روایت جس سے انبیاء گذشتہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا اور بہ ترتیب معلوم آسمانوں میں ان سے ملاقات کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ان روایات میں بعض روایات کا باعتبار سند کے چنداں قوی نہ ہونا مضر نہیں۔ چند ضعیف باہم مل کر ایک طرح قوی ہو جاتے ہیں۔ جیسے بہت سے اعداد مل کر سو اتنی ہو جاتے ہیں۔ یہاں تو فقط ضعف ہی نہیں دو ضعیف ہی تو دیکھ کیا کیا اور آیتیں سو ایک تو ان میں سے یہ آیت ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔

کیونکہ اس میں کسی کی تخصیص نہیں آپ کے ہم عصر ہوں یا بعد کے امتی ہوں اور تخصیص ہو تو کیونکر ہو آپ کا وجود تربیت تمام امت کے لئے یکساں رحمت ہے کہ پچھلے امتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا اور کرانا جب ہی متصور ہے کہ آپ قبر میں زندہ ہوں اور اگر اہل عصری کے ساتھ یہ فضیلت مخصوص ہوتی تو آیۃ

در اثبات حیات با برکات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات

آبِ حیات

تالیف

حجۃ الاسلام آیۃ من آیات اللہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی
نور اللہ مرقدہٗ المتوفی ۱۲۹۷ھ



ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

آیتِ مذکورہ میں اوپر جتنے احکام آئے ہیں ان میں اگرچہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواجِ مطہرات کو ہے، مگر حکم عام ہے ساری اُمت کے لئے، بجز اس آخری حکم کے کہ عام اُمت کے لئے قانون یہ ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد جب عدت گذر جائے تو اس کی بیوی دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے، ازواجِ مطہراتؓ کے لئے یہ خصوصی حکم ہے کہ وہ آپ کی وفات کے بعد کسی سے نکاح نہیں کر سکتیں۔

اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ بنص قرآن امہات المؤمنین ہیں، اور اگرچہ اُن کے امہات ہونے کا اثر ان کی اولاد پر روحانی پر نہیں پڑتا کہ وہ سب بہن بھائی ہو کر باہم نکاح نہ کر سکیں، مگر ان کی اپنی ذات کی حد تک امتناعِ نکاح کا حکم دیا گیا۔

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں، آپ کی وفات کا درجہ ایسا ہے جیسا کوئی زندہ شوہر گھر سے غائب ہو، اسی لئے آپ کی میراث تقسیم نہیں ہوئی، اسی بناء پر آپ کی ازواج کا وہ حال نہیں جو عام شوہروں کی وفات پر ان کی ازواج کا ہوتا ہے۔

یہ حکمت بھی ہے کہ شرعی قاعدے سے جنت میں ہر عورت اپنے آخری شوہر کے ساتھ رہے گی۔ حضرت حذیفہؓ نے اپنی زوجہ کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر تم جنت میں میری بیوی رہنا چاہو تو میرے بعد کوئی دوسرا نکاح نہ کرنا کیونکہ جنت میں عورت اپنے آخری شوہر کو ملے گی۔ (قرطبی)

اس لئے ازواجِ مطہرات کو جو شرف حق تعالیٰ نے دنیا میں آپ کی زوجیت کا عطا فرمایا ہے اس کو آخرت اور جنت میں بھی باقی رکھنے کے لئے ان کا نکاح کسی دوسرے سے حرام کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ طبعی طور پر کوئی شوہر اس کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی بیوی دوسرے کے نکاح میں جائے، مگر اس طبعی خواہش کا پورا کرنا عام لوگوں کے لئے شرعاً ضروری نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طبعی خواہش کا بھی حق تعالیٰ نے احترام فرمایا، یہ آپ کا خصوصی اعزاز ہے۔

مسئلہ: اس پر تو اُمت کا اتفاق ہے کہ جو ازواجِ مطہراتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ کے حرم میں رہیں اُن سب کا یہی حکم ہے، لیکن جن کو آپ نے طلاق دیدی، یا کسی دوسری وجہ سے وہ آپ کی زوجیت سے علیحدہ ہو گئیں اُن کے بارے میں فقہاءِ اُمت کے مختلف اقوال ہیں جن کو قرطبی نے تفصیل سے لکھا ہے۔

معارف القرآن

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم پاکستان

جلد ﴿۷﴾

لقمان، الم سجدہ، احزاب، سبا، فاطر، یٰسین، صٰفّٰت، ص، زمر، مومن، حٰم سجدہ، شوریٰ، زخرف، دخان، جاثیہ، احقاف

پارہ ۲۱، رکوع ۱۰ تا پارہ ۲۶، رکوع ۴

ادارۃ المعارف
کراچی ۱۴ پاکستان